بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۲۴ رمضان المبارک ۱۳۸۹ھ - ۵ فتح ۱۳۴۸ھش - ۵ دسمبر ۱۹۶۹ء | نمبر ۲۸۲

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُعا اپنے اندر زبردست تاثیر رکھتی ہے لیکن یہ زبانی بک بک کا نام نہیں ہے

ضروری ہے کہ دل خوفِ خدا سے بھر جائے اور رُوح پانی کی طرح بہہ کر آستانۂ الوہیت پر گرے

"یاد رکھو کہ یہ دعا زبانی بک بک کا نام نہیں ہے بلکہ یہ وہ چیز ہے کہ دل خدا تعالیٰ کے خوف سے بھر جاتا ہے اور دعا کرنے والے کی رُوح پانی کی طرح بہہ کر آستانۂ الوہیت پر گرتی ہے اور اپنی کمزوریوں اور لغزشوں کے لئے قوی اور مقتدر خدا سے طاقت اور قوت اور مغفرت چاہتی ہے۔ اور یہ وہ حالت ہے کہ دوسرے الفاظ میں اس کو موت کہہ سکتے ہیں۔ جب یہ حالت میسّر آجاوے تو یقیناً سمجھو کہ بابِ اجابت اس کے لئے کھولا جاتا ہے اور خاص قوت اور فضل اور استقامت بدیوں سے بچنے اور نیکیوں پر استقلال کے لئے عطا ہوتی ہے۔ یہ ذریعہ سب سے بڑھ کر زبردست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مگر بڑی مُشکل یہ ہے کہ لوگ دعا کی حقیقت اور حالت سے محض ناواقف ہیں اور اسی وجہ سے اِس زمانہ میں بہت سے لوگ اس سے مُنکر ہو گئے ہیں کیونکہ وہ ان تاثیرات کو نہیں پاتے۔ اور مُنکر ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ جو کچھ ہونا ہے وہ تو ہونا ہی ہے پھر دعا کی کیا حاجت ہے۔ مگر مَیں خوب جانتا ہوں کہ یہ تو نرا بہانہ ہے۔ انہیں چونکہ دعا کا تجربہ نہیں اس کی تاثیرات پر اطلاع نہیں اِس لئے اِس طرح کہہ دیتے ہیں ورنہ اگر وہ ایسے ہی متوکّل ہیں تو پھر بیمار ہو کر علاج کیوں کرتے ہیں؟ خطرناک امراض میں مبتلا ہوتے ہیں تو طبیب کی طرف دوڑے جاتے ہیں۔ بلکہ مَیں سچ کہتا ہوں کہ سب سے زیادہ چارہ کرنے والے یہی ہوتے ہیں۔ سیّد احمد خاں بھی دُعا کے مُنکر تھے لیکن جب ان کا پیشاب بند ہوا تو دہلی سے معالج ڈاکٹر کو بُلایا، یہ نہ سمجھ لیا کہ خود بخود ہی پیشاب کھُل جاوے گا۔ حالانکہ وہی خدا ہے جس کے ملکوت میں ظاہری دُنیا ہے جبکہ دوسرے اشیاء میں تاثیرات موجود ہیں تو کیا وجہ ہے کہ باطنی دُنیا میں تاثیرات نہ ہوں جن میں سے دُعا ایک زبردست چیز ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۶۳، صفحہ ۲۶۴)

اخبارِ احمدیہ

• ربوہ ۴ فتح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضور کی حرمِ محترم حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے، الحمد للہ۔

احباب حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

• محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضلِ عمر ہسپتال ربوہ رقم فرماتے ہیں:-

"عزیزم چوہدری زبیر احمد صاحب ابن مکرم چوہدری نبی احمد صاحب ماڈرن موٹرز کراچی نے فضلِ عمر ہسپتال میں سرجیکل وارڈ کے لئے پہلے بیس ہزار کی رقم عطیہ دی تھی اب انہوں نے مزید دس ہزار کی رقم وارڈ کے لئے عطیہ دی ہے فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ رمضان المبارک کے اِن بابرکت ایام میں عزیزم چوہدری زبیر احمد سلمہ اللہ کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضلوں کا وارث بنائے اور دینی و دُنیوی حسنات سے نوازے۔ آمین ثم آمین۔ ایک سرجیکل وارڈ کی تکمیل کے لئے اندازاً خرچ پچاس ہزار روپے ہے۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اِس کارِ خیر میں زیادہ سے زیادہ عطایا بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔"

محترمہ سردار بی بی صاحبہ اہلیہ حضرت قریشی محمد شفیع صاحبؓ کی وفات

محترمہ سردار بی بی صاحبہ اہلیہ حضرت قریشی محمد شفیع صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حقیقی بھانجے تھے مورخہ ۳۰ نومبر کو میانوالی میں اپنے بیٹے قریشی احمد شفیع صاحب کے پاس وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کی بیعت ۱۹۰۵ء کی تھی۔

آپ خاصہ عرصہ قادیان میں حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی خدمت میں رہیں۔ آپ کا جنازہ ۳۰ نومبر کو ربوہ آپ کے بیٹے قریشی غلام احمد صاحب ریٹائرڈ ایل۔ آر۔ او۔ حال مختارِ عام صدر انجمن احمدیہ کے ہاں لایا گیا۔ نمازِ جنازہ بعد نمازِ عشاء حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔ بعد ازاں مرحومہ کی نعش کو مقبرہ بہشتی میں سپردِ خاک کیا گیا۔ قبر پر دعا محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے کرائی۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ فتح ۱۳۴۸ ہش

نظامِ کائنات

عنوانِ بالا کے ماتحت ہم اسی شمارہ میں کسی دوسری جگہ ایک مضمون ڈاکٹر محمد رفیع الدین صاحب کا بشکریہ 'ایشیا' لاہور نقل کر رہے ہیں۔ جو شہادت اس مضمون میں اللہ تعالےٰ کے وجود کے متعلق پیش کی گئی ہے نہایت اہم ہے اور قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے بھی اس شہادت کو بڑی وضاحت سے پیش کیا ہے۔ ایسی شہادت کو قرآنِ کریم میں اللہ تعالےٰ نے آیات کی اصطلاح سے بیان فرمایا ہے اور قرآنِ کریم آیات اللہ کے بیان سے پُر ہے۔

عام طور پر یہ شہادت مکّی سورتوں میں بڑی وضاحت سے پیش کی گئی ہے۔ اگرچہ حقیقت یہ ہے کہ اس شہادت کو بار بار دُہرایا گیا ہے۔ کیونکہ یہ شہادت عام انسان سے لے کر فلاسفروں اور سائنسدانوں تک کو اپیل کرتی ہے اور قدرت میں جو حکمتیں مضمر ہیں وہ اتنی منظم اور مدلل ہیں کہ انسان جو عقل و خرد کی صفت سے خصوصیت رکھتا ہے ان حکمتوں کو دیکھ کر ماننے پر مجبور ہوتا ہے کہ اس پُرحکمت کارخانۂ حکمت کا خالق کوئی صاحبِ عقل وجود ہی ہو سکتا ہے اور "ہونا چاہیئے"۔

اس کے باوجود یہ بھی حقیقت ہے کہ آج خاص کر سائنس کی ترقیات کی منظم طور پر یہ تبلیغ کی جاتی ہے کہ ایسی کوئی ہستی موجود نہیں ہے بلکہ قدیم سے مادہ میں بعض خصوصیات چلی آئی ہیں اور مختلف قسم کی آمیزش اور کیمیائی عمل کے ارتقاء سے یہ نظامِ عالم قائم ہو گیا ہے اور روز بروز زیادہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ چنانچہ قرآنِ کریم میں بھی اس کا ذکر ہے کہ بڑے بڑے عقلمند اللہ تعالےٰ کی آیات کی تکذیب کرتے رہتے ہیں اور ان منظم آیات کی ایسی توجیہہ کر دیتے ہیں جو انکارِ خدا تعالےٰ پر منتج ہوتی ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ نظامِ عالم کی حکمتوں کو محسوس کر کے جو ایک برتر ہستی کی موجودگی کا تصوّر پیدا ہوتا ہے وہ ایسا نہیں ہے جس سے انکار نہ کیا جا سکے اور ایسا یقینی نہیں ہے جیسا کہ کسی ٹھوس چیز کو حواسِ خمسہ سے محسوس کر کے حاصل ہوتا ہے۔ مثلاً یہ حقیقت ہے کہ سیب میٹھا ہوتا ہے اگرچہ میٹھاس کو لفظوں میں بیان نہ کیا جا سکے مگر ہر چکھنے والے کو اس کا ایسا یقینی ہوتا ہے کہ اس میں انکار کی قطعاً صورت نہیں ہو سکتی۔

حقیقت یہ ہے کہ محض آثار سے کسی حقیقت پر جو یقین پیدا ہوتا ہے اس کو حق الیقین کا درجہ حاصل نہیں ہوتا۔ جو کسی عمل کا پیش خیمہ بن سکے۔ عمل کا صحیح محرک صرف حق الیقین ہی ہو سکتا ہے۔ کوئی انسان جب تک اس کو حق الیقین نہ ہو سیب نہیں کھاتا۔ ہو سکتا ہے کہ جو آثار سے سیب نظر آتا ہے محض مصنوعی ہو لیکن جب وہ سیب کو چکھ لیتا ہے تو اس کو حق الیقین پیدا ہو جاتا ہے اور وہ اس کے کھانے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتا۔ یہی وجہ ہے کہ جو لوگ صرف اس پُرحکمت کارخانۂ ہستی کو دیکھ کر اللہ تعالےٰ کے وجود کے قائل ہوتے ہیں ضروری نہیں ہے کہ وہ اس کی عبادت بھی کرنے لگیں اور اس کی معرفت حاصل کریں۔ ان کا یقین محض دانشوری تک محدود رہتا ہے اور وہ "ہونا چاہیئے" تک ہی رہ جاتے ہیں۔ اور ایسے یقین سے نہ صرف یہ کہ کوئی فائدہ نہیں اُٹھا سکتے بلکہ سائنسدانوں کے مادہ پرست گروہ میں شامل ہو جاتے ہیں۔

قرآنِ کریم سے واضح ہوتا ہے کہ "ہونا چاہیئے" کے یقین سے اُوپر بھی اللہ تعالےٰ پر حق الیقین کا مقام حاصل ہو سکتا ہے۔ یعنی جس طرح انسان کسی مادی چیز کو مادی حواس سے چھُو کر یقین پیدا کرتا ہے اسی طرح کا یقین ہستی باری تعالےٰ پر بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ اور یہ یقین ہے جو حقیقی دینی زندگی کی بنیاد بن سکتا ہے اور انسان پکار اُٹھتا ہے کہ

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ

یعنی ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور اس میں بھی ہم تیری ہی مدد مانگتے ہیں۔ آثار سے اللہ تعالےٰ کے وجود پر جو یقین پیدا ہوتا ہے وہ ہم کو صرف اللہ تعالےٰ کی بارگاہ کے باہر تک تو پہنچا سکتا ہے لیکن اس بارگاہ میں داخل نہیں کر سکتا جب تک تجربہ اور مشاہدہ سے اس کی ذات پر حق الیقین نہ پیدا ہو۔ (باقی)

جلوے ہی جلوے

کیا کیا سجائے جلوے ہی جلوے
ہر سُو ہیں چھائے جلوے ہی جلوے

وادیٔ سینا۔ مکّہ۔ مدینہ
گھر گھر بسائے جلوے ہی جلوے

شمس و قمر میں نجم و سحر میں
ہیں جگمگائے جلوے ہی جلوے

آنکھوں کی شاہراہوں سے گزر کر
دل میں سمائے جلوے ہی جلوے

تنویرؔ ربوہ میں قادیاں کے
ہم نے ہیں پائے جلوے ہی جلوے

احمدیّت کا رُوحانی انقلاب

بہت سے لوگوں کو اس کا علم ہی نہیں کہ احمدیت دنیا میں ایک رُوحانی انقلاب پیدا کر رہی ہے۔ ان اسلام سے دُور لوگوں کے نام الفضل جاری کروا کر انہیں احمدیت کی ان کامیابیوں اور کامرانیوں سے روشناس کرائیے۔ (مینیجر الفضل)

16

سوئٹزرلینڈ میں تبلیغ اسلام

۔ ہز ایکسی لنسی سفیر پاکستان کی مسجد محمود میں تشریف آوری ۔ اہم تبلیغی تقاریب

۔ ڈاکٹر فاضل جمالی کا خطاب ۔ سوئس ٹیلی ویژن کے پروگرام میں شرکت

۔ ایک آسٹرین اور ایک سوئس کا قبولِ اسلام

محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ بی۔ اے ایل ایل۔ بی امام مسجد محمود سوئٹزرلینڈ

تبلیغ مبلغ کا فرض اوّلین ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اجتماعی اور انفرادی دونوں طور پر تبلیغ کی جاتی رہی انفرادی تبلیغ کی تفصیل میں جانا تو مشکل ہے۔ البتہ اجتماعی تبلیغی تقاریب کی رپورٹ عرض کی جاتی ہے۔

پروٹسٹنٹ عیسائی نوجوانوں کی آمد

پروٹسٹنٹ نوجوانوں کی ایک مجلس کے اراکین اپنے پادری کی قیادت میں آئے۔ میں نے اسلام پر تقریر کی۔ اور اس کے بعد سوالات کے جوابات دیئے۔ سلجھے ہوئے نوجوان اور خواتین تھیں۔ اچھی سوجھ بوجھ کے سوالات پوچھتے رہے۔ پادری صاحب خود بھی سوال کرتے رہے۔ گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ گزر چکا ہوگا کہ میں نے پادری صاحب کو جو میرے ساتھ ہی میز پر بیٹھے ہوئے تھے کہا۔ اجازت دیجئے تو میں بھی آپ کے اراکین سے کچھ پوچھ لوں۔ انہوں نے فرمایا خوشی سے۔ میں نے کہا محترم حاضرین و حاضرات! میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا آپ میں سے کوئی مسیحیت کی صداقت پر یقین رکھتا ہے۔ جسے یقین حاصل ہو وہ بتا دیں۔ کسی ایک کو بھی جرأت نہ ہوئی کہ وہ صداقت پر یقین کا دعوےٰ کرے۔ میں نے کہا آپ پہلے نہیں۔ آپ سے قبل کئی مجالس میں یہی سوال پوچھ چکا ہوں۔ اب تک ایک سمجھدار نوجوان کو دیکھنے کا متمنی ہوں جو موجودہ عیسائیت پر قطعی ایمان رکھتا ہو۔ اب تک مجھے کوئی ایسا نوجوان نہیں ملا۔ یہ ایک حادثہ ہے کہ آپ مسیحی خاندانوں میں پیدا ہوئے۔ آپ اسلام کا مطالعہ فرمائیے ممکن ہے آپ کو اس میں صداقت نظر آجائے۔ پادری صاحب قدرے پریشان ہوگئے اور فرمایا یہ اراکین نوعمر ہی ہیں بیس اکیس سال کی عمر کے ہیں۔ اس لئے اب تک انہیں ایسا ایمان حاصل نہیں ہوا کہ ان میں یقین پیدا ہو جائے۔ میں نے کہا کہ یہ تو بپتسمہ لے چکے ہیں۔ اور نوعمری کا سوال نہیں مسیحیت شکل ہی ایسی اختیار کر چکی ہے۔ کہ اس پر دلی ایمان لانا ممکن نہیں۔ آپ فرمائیے آپ کو صداقت مسیحیت پر یقین ہے۔ پادری صاحب نے فرمایا ہاں مجھے مسیحیت کی سچائی پر ایمان ہے۔ میں نے کہا فرمائیے تثلیث کے بارے میں آپ کا کیا عقیدہ ہے۔ انہوں نے بیان کیا میں نے جمع کی۔ کہنے لگے یہ ایمان کی بات ہے سمجھ کا سوال نہیں۔ میں نے کہا جو چیز انسانی فہم میں نہیں آسکتی۔ اس پر ایمان کی خدا کیسے مطالبہ کر سکتا ہے۔ اور پھر اس پر یقین کیسے پیدا ہو سکتا ہے۔ اراکین نے اس پر قہقہہ لگایا۔ پادری صاحب الزامی جواب پر اتر آئے۔ کہنے لگے۔ آپ کے ہاں بھی یہی حال ہے۔ آپ کیسے سب باتوں کو ثابت کر سکتے ہیں؟ میں نے کہا تو پادری صاحب فرمائیے کونسی بات ہے۔ جس کا ثبوت طلب فرماتے ہیں۔ کہنے لگے مثلاً یہی دیکھئے کہ آپ کہتے ہیں قرآن کریم خدا کی طرف سے وحی ہے۔ کیا یہ محض ایمان نہیں ہے۔ اس کا کیا ثبوت دیا جا سکتا ہے۔ میں نے کہا آپ کا یہ سوال قرآن کریم سے ہے۔ اور اس کا خود جواب بھی قرآن کریم کے ذمہ ہے۔ میرے ذمہ نہیں۔ میں قرآن کریم میں سے سورۂ بقرہ کی آیات ۲۴۔ ۲۵ ان کے سامنے رکھ دیں۔ پادری صاحب سے کوئی جواب نہ بن آیا۔

آخر میں پادری صاحب نے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ میں نے زندگی میں پہلی بار ایسا مسلمان دیکھا ہے۔ جس کو اپنے معتقدات پر اس قدر یقین ہے، میں نے سب کو لٹریچر پیش کیا۔ دعوتِ فکر دی اور مسجد دکھانے کے بعد رخصت کیا۔ تقریباً دو گھنٹے وہ یہاں رہے۔ پادری صاحب کے چرچ میں تین ہزار سے اوپر اراکین ہیں۔ جو ملکی قانون کے مطابق ٹیکس کے ساتھ چرچ کا چندہ جسے چرچ ٹیکس ہی کہتے ہیں ادا کرتے ہیں۔ اور یہ نوجوان دو خواتین ایسے ہیں جو مذہب میں خاصی دلچسپی لے رہے ہیں۔ لیکن مسیحیت پر ان کا ایمان اٹھ چکا ہے۔

ثانوی مدرسہ کی دو جماعتوں کی آمد

ایک پادری صاحب نے جو کیتھولک چرچ کی طرف سے ثانوی مدرسہ میں مسیحیت کی تعلیم دیتے ہیں۔ ایک بار ستمبر میں اور پھر دوسری بار اکتوبر میں طلباء کو لے کر آئے۔ پادری صاحب نے فون پر رابطہ پیدا کیا۔ میں نے مسجد میں مدعو کیا آپ آئے اور آتے ہی کہنے لگے۔ کیا آپ کا مذہب اسلام یورپ میں قابلِ عمل ہے۔ یہ اعتراض کیتھولک پادریوں میں خصوصاً عام ہے۔ وہ اپنے لوگوں کو یہ تاثر دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ اسلام مغربی تہذیب کے موجودہ تقاضوں کو پورا نہیں کر سکتا۔ یہ تو قرونِ وسطےٰ کا مذہب ہے۔ ڈیڑھ گھنٹہ کی گفتگو کے بعد جس میں میں نے مسیحیت سے اسلام کا موازنہ کیا۔ وہ خاموش ہوگئے۔ قرآن کریم خوانی اور ثانوی سکول کی کلاسوں کو ملانے کا پروگرام بنایا۔ میں نے تجویز کی کہ اپنے طلباء سے کلاس میں ہی سوالات حاصل کر لیں۔ اور میں ان سوالات کے جوابات دے دوں گا۔ اور مزید جو وہ پوچھنا چاہیں پوچھ لیں۔ پادری صاحب نے اتفاق کیا۔ اور وہ کلاس لے کر جب آئے ساتھ سوالات ٹائپ شدہ میرے ہاتھ میں دے دیئے۔ مجھے ان طلباء کے معیارِ علم کا پتہ چل گیا۔ اور میں نے ان کے سوالات کے جوابات کے ساتھ ان کے معیارِ علم کے مطابق اسلام کی وضاحت کی۔ ساتھ ساتھ ان کو سوالات کی دعوت بھی دیتا رہا۔ پھر دوسری بار اکتوبر میں وہ ایک کلاس لے کر آئے۔ اور اب کے سوالات کی فہرست پہلے سے دوگنی تھی۔ خود پادری صاحب بھی سوال کرتے رہے۔ الحمد للہ کہ طلباء کے وساوس دور کرنے کا موقعہ ملا۔ دونوں موقعوں پر حسبِ معمول لٹریچر پیش کیا اور مسجد دکھائی۔

کیتھولک طلباء کی آمد

۲۳ تبوک کو ایک اور کیتھولک طلباء کی پارٹی اپنے پادری کی معیت میں آئی۔ پادری صاحب سے پہلی بار ملاقات ہوئی میں نے ان کی نوعمری دیکھ کر کہا آجکل ویٹیکان میں پادریوں کے لئے شادی کی اجازت کے سوال پر بحث چل رہی ہے آپ کا کیا خیال ہے۔ پادری صاحب نے کہا یہ اجازت ہونی چاہیئے۔ میں نے بتایا کہ اسلام دین فطرت ہے۔ ایسے تقاضے ہی نہیں کرتا جو فطرت کے خلاف ہوں میں نے تقریر کی بعد میں سوالات کے جوابات دیئے۔ پادری کو اندیشہ تھا کہ مسیحیت کے خلاف تاثر نہ پیدا ہو۔ اور وہ ان کی قوتِ فکر کو بروئے کار نہ آنے کی کوشش کرتا رہا۔

ڈاکٹر فاضل جمالی کا خطاب

۲۸ تبوک (ستمبر) کو ڈاکٹر محمد فاضل جمالی سابق وزیر خارجہ عراق نے مسجد محمود میں اسلامی اخلاق پر ایک عالمانہ تقریر کی جو لنڈن کے مسلم ہیرلڈ کے نومبر کے شمارہ میں شائع ہو چکی ہے۔ حاضری بہت زیادہ تھی جن میں اکثریت علمی طبقہ کے لوگوں اور سوئس احمدیوں کی تھی۔ اس تقریر کا جرمن ترجمہ بعد میں ڈاکٹر محمد عزالدین نے سنایا۔ مہمان بڑی دور دور سے آئے ہوئے تھے۔ سب کی پُر تکلف تواضع کی گئی۔ اور دیر تک باہمی گفتگو کا سلسلہ جاری رہا۔ ڈاکٹر جمالی ہمارے سوئس احباب کو ملکر بہت خوش ہوئے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "اسلامی اصول کی فلاسفی" میں اسلامی اخلاق پر بڑی لطیف بحث فرمائی ہے۔ خاکسار نے ڈاکٹر صاحب کو اس کا انگریزی ترجمہ بھجوا دیا تھا۔ ڈاکٹر صاحب نے اس کے لئے شکریہ ادا کرتے ہوئے اس میں سے نفس امارہ، لوامہ، مطمئنہ کی تشریح کو خاص طور پر سراہا۔

سوئس ٹیلی ویژن کے پروگرام میں شرکت

سوئس ٹیلی ویژن نے ۲۴ تبوک (ستمبر) کو خاکسار کو اپنے سٹوڈیو میں مدعو کیا۔ اور ہندو مذہب۔ بدھ مذہب۔ شنتو ازم اور اسلام پر دستاویزی فلمیں دکھائیں۔ اور لنچ کے موقعہ پر اجلاس کیا۔ جس میں سوئس ٹیلی ویژن کے مذہبی تمدنی شعبہ کے سربراہ نے بتایا کہ ان فلموں کے سوئٹزرلینڈ میں دکھائے جانے کے بعد ۱۴ اخاء (اکتوبر) کو ایک فلم "خدا کے کئی نام ہیں" دکھائی جانی ہے جس میں چار مذہبوں کے نمائندگان مقررہ سوالات کے جواب دیں گے۔ باہمی مشورہ سے سات سوالات طے کئے گئے ہندو مذہب کی نمائندگی کے لئے برلن یونیورسٹی کے ایک پروفیسر ڈاکٹر تریپاٹھی آئے ہوئے تھے۔ عیسائیت کی نمائندگی ڈاکٹر ہولن ویگر Hollenweger کے سپرد ہوئی جو کلیسائی وحدت کی مجلس کے جس کا مرکز جنیوا ہے کے انچارج ہیں۔ بدھ مذہب کی نمائندگی جرمن بدھ مجلس کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر ہیلموٹ کلا (Helmut Kala) ہائیڈل برگ کے سپرد ہوئی۔ اور اسلام کی نمائندگی خاکسار نے کی۔ شنتو ازم کا سوال ٹیڑھا تھا۔ میں نے کہا اسے تو مذہب قرار ہی نہیں دیا جا سکتا۔ کیونکہ اس میں خدا تعالےٰ کا اور نہ حیات آخرت کا تصور ہے۔ یہ تو شاہی تاج کی پشت پناہی کے لئے ایک نظریہ بنایا گیا ہے۔ کسی نے اس سے اختلاف نہ کیا۔ لیکن شنتو ازم پر فلم دکھائی جانی تھی۔ اسلئے اس کی نمائندگی ضروری تھی چنانچہ جاپان یونیورسٹی کے جاپانیات کے سوئس پروفیسر اور جاپانی زبان کی تعلیم دینے والی جاپانی پروفیسر پینل میں شریک تھے۔ ان پر چھوڑ دیا گیا کہ ان میں سے ایک شنتو ازم کی نمائندگی کریں۔ چنانچہ جاپانی پروفیسر شریک ہوئے۔

مورخہ یکم اخاء (اکتوبر) کو سوئس ٹیلی ویژن کے شعبہ مذہب و تمدن کے سربراہ اپنے نائب اور فلم تیار کرنے والے عملہ کے ساتھ مسجد محمود آئے اور مجھ سے مختلف سوالات کے جوابات حاصل کئے۔ اس فلم ۱۴ اخاء (اکتوبر) کو دکھائی گئی۔ ایک سوال چھوڑ دیا گیا اور اس کی بجائے حیات بعد الموت والا جواب اس کی اہمیت کے پیش نظر دو دفعہ سنایا گیا۔ یہ فلم وسیع طور پر ملک میں دیکھی گئی۔ نہ صرف مسلمانوں بلکہ غیر مسلموں کی طرف سے بھی مبارکباد کے خطوط بھی موصول ہوئے

گذشتہ اتوار کو ہی سوئٹزرلینڈ کے ایک اور کے علاقہ سے ایک ترک دوست جو مدتوں سے یہاں مقیم ہیں۔ ملنے کے لئے آئے اور مجھے مبارکباد دینے لگے میں نے پوچھا کیسی؟ بتایا کہ آپ کی فلم کی۔ اور بڑی داد دی۔ زائرین میں بھی اس وجہ سے اضافہ ہوا۔ ایک خاتون تو خاص طور پر قرآن کریم خرید کر لے گئیں۔ اور پھر مجھے خط لکھا کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے انہیں ہدایت بخشے۔ اور دیگر سعید روحوں کو بھی اسلام کی آغوش میں لے آئے آمین

ٹیلی ویژن میں سوال وجواب

قارئین الفضل کے لئے شاید یہ سوالات اور ان کے جواب موجب دلچسپی ہوں گے۔ اس لئے ذیل میں پیش ہیں۔

سوال۔ آپ کی فلم کے بارے میں کیا رائے ہے۔

جواب۔ اسلام کے متعلق فلم واقعی دلچسپ اور پر از معلومات تھی لیکن فنون لطیفہ اور تقاریب کے حصہ کو میرے خیال میں نسبتاً زیادہ وقت دیا گیا۔ پھر فلم میں رقص دکھائے گئے ہیں۔ جن ملکوں میں یہ ہوتے ہیں۔ ان کے رواج کا حصہ ہوں تو ہوں۔ حقیقت میں ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

اسلام کے پانچ ستون یہ ہیں شہادت کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں۔ یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ نماز۔ زکوٰۃ۔ صیام اور حج اس کے لئے جسے اس کی استطاعت ہو غلطی سے اکثر یہ خیال کر لیا جاتا ہے کہ مسلمان خانہ کعبہ یا حجر اسود کی پرستش کرتے ہیں۔ فلم میں تاہم یہ دکھایا گیا ہے کہ کس طرح ایک حاجی سیڑھی کے ذریعہ خانہ کعبہ کی عمارت کے اندر چلے گئے۔ اس وقت "حجر اسود" وہ بنیادی پتھر جسے حضرت ابراہیمؑ نے نصب فرمایا تھا وہ اس اوپر کے چھت سے نچلے مقام پر رہ گیا۔

کعبہ خدا کا پہلا گھر نماز کے لئے رخ کی تعیین کرتا ہے۔ اور حج کا مقصود ہے تا سارے عالم اسلام میں وحدت و اخوت کو فروغ بخشے

سوال۔ آپ کے مذہب میں عورت کا کیا مقام ہے؟

جواب۔ مادی اور نیز روحانی پہلو کے لحاظ سے اسلام قرار دیتا ہے کہ عورت کا مقام مرد کے برابر ہے۔

اللہ فرماتا ہے۔

"جو کچھ مردوں نے کمایا اس میں سے ان کا حصہ ہے۔ اور جو کچھ عورتوں نے کمایا اس میں سے ان کا حصہ ہے۔ (۴:۳۳)

اسلام میں عورت اپنی کمائی کی اور اپنی مملوکہ جائداد کی پوری مالکہ ہے۔ وراثت میں حصہ دار ہے۔ مرد کی طرح اس پر بھی تعلیم فرض ہے۔ شادی کے لئے اس کی رضامندی ضروری ہے اور خلع کا اسے حق حاصل ہے۔

عورتیں مساجد میں نمازیں ادا کرتی ہیں اور زندگی کے تمام دیگر شعبوں میں بھی حصہ لیتی ہیں۔ یورپ میں جماعت احمدیہ کی تعمیر شدہ مساجد میں سے نصف کے اخراجات صرف خواتین نے ادا کئے ہیں۔

آخرت کی جزا کے معاملہ میں بھی دونوں میں کوئی فرق نہیں۔ اللہ فرماتا ہے

اللہ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں سے جنت کا وعدہ کیا ہے۔ (۹:۷۲)

سوال۔ زندگی کا مقصود کیا ہے؟

جواب۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے محض کھیل کے طور پر پیدا نہیں کیا۔ (۲۱:۱۷)

ایک اور موقعہ پر فرماتا ہے۔ کہ اس نے انسان کو اپنا بندہ بننے کے لئے پیدا کیا ہے۔ لیعبدون (۵۱:۵۷)

مقصود حیات یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو کلیتہً خدا کے آگے ڈال دے اور اپنی جملہ قوتوں اور استعدادوں کے ساتھ ساعی ہو کہ وہ مرضیٔ مولےٰ کے ساتھ کامل ہم آہنگی سے اور اس کی پوری اطاعت سے اس قابل ہو جائے کہ صفات باری کو اپنے اندر منعکس کر سکے۔

قرآن کریم کی ایک اور آیت میں بیان فرمایا گیا ہے۔

وہی خدا ہے جس نے تم کو زمین میں قائم مقام بنایا ہے۔ (۳۵:۴۰)

مقصد تخلیق کے حصول کے لئے کوشاں انسان کے لئے لازم ہے کہ اپنی زندگی میں ان خوبیوں کو اجاگر کرے جو صفات الٰہی کی آئینہ دار ہیں۔

سوال۔ موت کے بعد کیا ہوتا ہے۔

جواب۔ انسانی وفات پر روح جسم سے الگ ہو کر اپنے نئے سفر پر روانگی کے لئے آزاد ہو جاتی ہے۔ اور ایک درمیانی دور میں داخل ہو جاتی ہے۔ جس کو قرآن کریم میں برزخ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ اور یوم بعث تک متوفی یا متوفیہ کے اعمال کے مطابق ایک طرح کے ارتقائی دور میں سے گزرتی ہے۔ عالم بعث کے بغیر یہ زندگی بلا مقصود ہوتی۔ قرآن کریم اس بارہ میں فرماتا ہے۔

کیا تم یہ سمجھتے تھے کہ ہم نے تم کو بلا مقصد پیدا کیا ہے۔ اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹائے نہ جاؤ گے۔ (۲۳:۱۱۶)

نعمائے جنت دائمی ہیں لیکن دوزخ کا عذاب دائمی نہیں۔ انسان کا منتہیٰ لقاء الٰہی ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے۔

اے انسان تو اپنے رب کی طرف پورا زور لگا کر جانے والا ہے۔ اور پھر اس سے ملنے والا ہے (۸۴:۷)

یٰاَیُّھَا الْاِنْسَانُ اِنَّکَ کَادِحٌ اِلٰی رَبِّکَ کَدْحًا فَمُلٰقِیْہِ۔

سوال۔ دوسرے مذاہب کا آپ کے نزدیک کیا مقام ہے؟

جواب۔ بحیثیت مسلمان میرا ایمان ہے۔ کہ جملہ مذاہب ابتداءً ایک ہی آسمانی چشمہ سے نکلے ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے۔

ہر قوم کے لئے ایک رسول ہے (۱۰:۴۸)

اس لئے ایک مسلمان کے قلب میں تمام مذاہب کے بانیوں کے لئے محبت و احترام کا موجود ہونا ضروری ہے۔

مذہبی آزادی اور رواداری اسلام کے اصولوں میں سے ہیں۔ قرآن کریم فرماتا ہے

دین کے معاملہ میں کسی قسم کا جبر جائز نہیں (۲:۲۵۷)

عیسائی خصوصاً اسلام کے قریب ہیں چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ

مومنوں سے محبت رکھنے کے لحاظ سے وہ ان سے زیادہ قریب ہیں (۵:۸۳)

(باقی)

امانت فنڈ تحریک جدید

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے۔

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی"

(افسر امانت تحریک جدید)

نظامِ کائنات

خدا کے وجود کی شہادت

17

ڈاکٹر محمد رفیع الدین صاحب

سائنس کائنات کے اس اعلم کا نام ہے جو ہمیں مظاہر قدرت کے مشاہدہ اور مطالعہ سے حاصل ہوتا ہے۔ مظاہر قدرت کی تین بڑی قسمیں ہیں۔ مادی مظاہر قدرت، حیاتیاتی مظاہر قدرت اور نفسیاتی یا انسانی مظاہر قدرت۔ اس تیسری قسم میں انسان کا شعور یا ذہن اور اس سے پیدا ہونے والے انسانی اعمال و افعال شامل ہیں۔

جو چیز سائنس کو ممکن بناتی ہے وہ یہ ہے کہ مظاہر قدرت کے اندر ایک نظم (ORDER) پایا جاتا ہے جو ہر وقت اور ہر مقام پر یکساں رہتا ہے۔ سائنسدان جو کام کرتا ہے، وہ فقط یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے مشاہدات سے اس نظم کو زیادہ سے زیادہ تفصیل کے ساتھ دریافت کر کے ضبط تحریر میں لاتا رہتا ہے۔ دراصل سائنسدان کی تحقیق اس شعور پر مبنی ہوتی ہے کہ قدرت کے مظاہر کے اندر ایک ایسا نظم موجود ہے جو کہیں اور کبھی نہیں ٹوٹتا۔ اگر سائنسی تحقیق کے کسی راستہ پر نظم کو دریافت نہ کیا جا سکے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس راستہ پر مزید سائنسی تحقیق ممکن نہیں۔ اگر مظاہر قدرت میں نظم نہ ہوتا تو نہ تو کوئی شخص سائنسدان ہی بن سکتا اور نہ سائنس ہی ممکن ہوتی۔ اب تک سائنسدان معلوم کر چکے ہیں کہ نظم ایک جوہر میں، ایک سالمہ میں، ایک کرسٹل میں اور برف کے ایک گالے میں، اور اجرام فلکی میں موجود ہے۔ دوسرے لفظوں میں نظم اس پوری کائنات کا مستقل کلیہ ہے۔ سائنسی علم دراصل موجودات کے اندرونی نظم کا ہی علم ہے۔ قدرت کے مادی مظاہر میں جو نظم پایا جاتا ہے وہ اس قدر جچا تلا ہے کہ ہم اسے ریاضیات کی اصطلاحات میں بیان کر سکتے ہیں۔ قدرت کے ایسے مظاہر جنہیں ہم نہایت معمولی سمجھتے ہیں۔ مثلاً ایک بلند عمارت سے گرنے والی کنکر کی بڑھتی ہوئی رفتار یا لوہے کی گرم کی ہوئی سلاخ کے پھیلنے کی مقدار یہ سب مظاہر ٹھوس ریاضیاتی قوانین کی پابندی کرتے ہیں جو اس وقت بھی کائنات میں جاری تھے۔ جب کوئی ماہر ریاضیات بلکہ کوئی متنفس بھی دنیا میں موجود نہیں تھا۔ جدید طبیعات کے مطابق مادہ فنا ہو جاتا ہے لیکن جب مادہ فنا ہو جائے تو اس کے بعد مادی مظاہر قدرت کا جو حصہ باقی بچ رہتا ہے وہ محض ان کی تعمیر کا نقشہ ہے جسے ہم ریاضیاتی فارمولوں میں پیش کر سکتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ نظم مستقل اور غیر متبدل ریاضیاتی نظم ہی مادی مظاہر قدرت کی حقیقت یا اصل ہے۔ یہی نظم وہ چیز ہے جس نے تمام مادی سائنسی علوم کو اور ٹیکنالوجی اور انجینئرنگ میں ان کے عملی اطلاق کو ممکن بنایا ہے اگر یہ نظم نہ تھا تو سائنس کی ترقی سے جو لاتعداد سہولتیں اور آسائشیں دور حاضر کے انسان کے لئے ممکن ہوتی ہیں امکان میں نہ آتیں۔

اب اگر سائنسدان اس کائنات کو سمجھنا چاہتا ہے تو مظاہر قدرت کا نظم جس کی طرف سائنس بڑے زور سے اس کی توجہ مبذول کراتی ہے اس کے لئے کوئی ایسی بیکار اور بے معنی چیز نہیں ہو سکتی جسے وہ سرسری طور پر دیکھے سمجھے اور پھر نظر انداز کر کے آگے چل دے کہ مجھے اس سے کیا غرض؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ نظم کسی ذہن کی کارفرمائی کی ایک ایسی معتبر علامت ہے۔ جس پر شک نہیں کیا جا سکتا۔ اگر گندم کے کچھ دانے کسی فٹ پاتھ پر بکھرے ہوئے پڑے ہوں تو آپ بجا طور پر خیال کریں گے کہ کوئی شخص گندم کی تھیلی لئے جا رہا تھا اور اس سے اتفاقاً گر گئے ہیں۔ لیکن اگر وہی گندم کے دانے اسی فٹ پاتھ پر ایک ریاضیاتی شکل مثلاً باقاعدہ ہشت پہلو نقش کی صورت میں آ رہے ہوں تو کیا آپ کو اس بات پر ذرا سا بھی شک ہو گا کہ یہ نقش کسی ذہن کی پیداوار ہے۔ آپ فوراً سمجھ جائیں گے کہ یہ عمدہ باقاعدہ اور خوبصورت نقش کسی ہنرکار کے ذہن کی تخلیق ہے بلکہ آپ اس نقش کو دیکھ کر اس کے خالق کے ذہن کی کئی صفات معلوم کر سکیں گے۔ مثلاً آپ کہیں گے کہ چونکہ یہ نقش سوچ بچار کر ظاہر کرتا ہے جو زندگی کی علامت ہے۔ لہٰذا اس کا خالق ذہن ایک زندہ شخصیت ہے۔ چونکہ یہ نقش ایک ریاضیاتی شکل رکھتا ہے اور اس میں علم و حکمت کام آئے ہیں۔ لہٰذا لازماً ذہن دانا اور علیم اور حکیم ہے۔ پھر چونکہ نقش کے اندر گندم کے ہر دانہ نے وہ جگہ لے رکھی ہے جو اس ذہن کے سوچے سمجھے ہوئے مقصد یا منصوبہ کے مطابق ہے۔ لہٰذا وہ ایک مقصد رکھ سکتا ہے اور اس مقصد کے مطابق کام کرنے کی قدرت رکھتا ہے چونکہ نقش ایک نظم رکھنے کی وجہ سے کشش پیدا کرتا ہے اور حسین و جمیل ہے لہٰذا اس کا خالق حسن اور جمال سے محبت رکھتا ہے اور حسن و جمال کو پیدا کر سکتا ہے چونکہ نقش کا نظم اعتدال ظاہر کرتا ہے لہٰذا اس کا خالق ذہنی طور پر عادل ہے پھر آپ کہیں گے کہ اگر نقش کے اندر بعض ناہموار یاں یا بے قاعدگیاں ہوتیں اور وہ کامل نہ ہوتا تو وہ منظم نہ ہو سکتا۔ لہٰذا اس کا خالق کمال سے محبت رکھتا ہے اور چونکہ کمال کا حصول فوری نہیں ہوتا بلکہ تدریج چاہتا ہے لہٰذا تدریجی تکمیل اور تربیت اس کی صفات میں سے ہیں۔ اسی طرح سے زندگی خالقیت، حکمت، قدرت، علم، محبت، جمال، عدل اور ربوبیت کے علاوہ اس ذہن کی اور بہت سی صفات کو بھی آپ ایسے ہی استدلال کے ساتھ معلوم کر سکیں گے۔ اس سے ضمناً یہ بات بھی سمجھ میں آ جاتی ہے کہ پوری کائنات میں بھی جہاں کہیں نظم ہو گا وہاں کسی ایسے ذہن کی کارفرمائی موجود ہو گی جو یہی صفات رکھتا ہو۔ گویا نظم ایک آئینہ ہے جس میں نظم کے خالق کی یہ صفات پوری صفائی کے ساتھ جلوہ افروز ہوتی ہیں۔

نظم کے یہ آشکار اوصاف حیاتیاتی سطح پر اور بھی زیادہ آشکار ہو جاتے ہیں۔ ایک زندہ وجود حیوانی نظم اور ذہنی کارفرمائی اور اس کی لطیف صفات کے ظہور کا نہایت ہی حیرت انگیز نمونہ ہے اس کے تمام اعضاء و جوارح اس کے تمام خلیات۔ اس کی تمام جبلتیں اور اس کے تمام اعضائے رئیسہ ایک مرکزی مدعا کے ماتحت کام کرتے ہیں۔ جو حیوان کا اپنا قائم کیا ہوا نہیں ہوتا۔ حیوان کے اندرونی حیاتیاتی اعمال و وظائف مثلاً ہضم، کیلوس، کیموس، خون، گوشت اور ہڈیوں کی ساخت، ہارمونی کیمیاوی مرکبات کی پیداوار وٹامنز اور حیاتین کی تیاری دوران خون تنفس، توالد و تناسل، خود کار دماغی نشوونما، اعضائے رئیسہ کی فضیلت، زخموں کا اندمال اور ہر قسم کے امراض کے خلاف قدرتی صحت بخش ردعمل جو سب مل کر حیوان کی زندگی اور نسل کی بقا کے لئے خود بخود عمل کرتے ہیں ایک ایسے ذہن کی حکیمانہ اور قادرانہ تخلیق تکمیل اور تربیتی کارروائی کا پتہ دیتے ہیں جو حیوان کے علاوہ کسی اور کا ذہن ہے اور یہی ذہن ہے جو حیوان کے ان اندرونی اعمال و وظائف کے درمیان آپس میں اور ان سب کے علاوہ حیوان کے بیرونی جبلتی کردار کے درمیان ایک مکمل ہم آہنگی اور توافق پیدا کرتا ہے۔ حیوان کی نشوونما اس طرح سے کرتا ہے کہ حیوان زندہ رہنے کے لئے اپنے ماحول کے ساتھ مطابق ہو جائے۔ مچھلی چونکہ پانی میں تیرتی ہے اس کو وہ گلپھڑے دیتا ہے تاکہ ہوا کی بجائے پانی کو سانس لینے کے لئے استعمال کر سکے۔ اس کا جسم اس طرح بناتا ہے کہ تیرتے وقت پانی کی رو کم از کم مزاحمت کر سکے۔ اس کے جسم کے آخر میں دم پتوار کی طرح پانی میں دھکیلنے کے لئے لگاتا ہے اور جسم کے دونوں طرف حرکت میں چپوؤں کی مانند رو دینے کے لئے پر پیدا کرتا ہے۔ پرندہ چونکہ ہوا میں اڑتا ہے اسے پروں کا ایک نہایت ہی پیچیدہ نظام دیتا ہے جو اڑنے کے لئے مددگار ہے۔ اسے ہلکا پھلکا رکھنے کے لئے اس کی ہڈیاں اندر سے کھوکھلی رکھ کر ایک ہلکی گیس سے بھر دیتا ہے۔ حیوان کو ماحول کے مطابق بنانے کے لئے اس ذہن سے جو جو تخلیقی اعمال انجام پاتے ہیں آنکھ اور کان کی محیر العقل امثالیں ہیں۔ دراصل ذہن کی تخلیقی خلیت کی برکت سے ماحول کے ساتھ توافق ہر زندہ جسم کا امتیازی نشان بن گیا ہے جو اس کی جسمانی ساخت اور جبلتی اعمال کی تمام چھوٹی بڑی تفصیلات میں آشکار نظر آتا ہے۔ چونکہ سائنسدان کی اپنی سائنسی تحقیق اس بات کی طرف رہنمائی کرتی ہے کہ کائنات کی کوئی چیز بھی ایسی نہیں جس میں نظم نہ ہو اور جو کسی ذہن کی تخلیقی فعلیت کا ثبوت نہ ہو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ سائنسدان خود اپنی ہی جستجو کے نتیجہ کے طور پر اس سوال سے دوچار ہوتا ہے کہ آخر یہ ذہن کون اور کس کا ہے جس کے کمالات کائنات کے ذرہ ذرہ میں کارفرما ہیں اور سائنسدان ہی کا فرض ہے کہ جو سوال اس نے پیدا کیا ہے وہ خود اس کا جواب دے۔ اس سوال کو نظر انداز کرنا یا اس کا جواب دینے سے گریز کرنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص راہ چلتے ایک مقام پر جہاں ایک بورڈ پر موٹا سا تیر سمت منزل کی نشاندہی کر رہا ہو، بلاوجہ ٹھہر جائے اور پھر آگے جانے کا نام نہ لے۔ سائنسدان کا تو امتیاز ہی یہ ہے کہ وہ ہر بات کی وجہ ڈھونڈتا ہے تاکہ اس ذہنی عمل کی تکمیل میں رکاوٹیں نہ پیدا ہونے پائیں اپنے ذوق جستجو کو مطمئن کرے۔ اگر ایسا نہ کیا جائے تو علم کی ترقی کا رک جانا ضروری ہے۔

(ایشیا، ۲۲ نومبر ۷۹ء)

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳- وصیت کنندگان سکرٹری صاحبان مال - سیکرٹری صاحبان وصایا - اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۷۸۲

میں امۃ الودود بنت بشیر احمد باجوہ قوم باجوہ جٹ پیشہ تعلیم عمر ستر سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوجرانوالہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۷/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

زیور طلائی ایک تولہ ---- ۱۵۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۳۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ :- امۃ الودود ۳۷ سی سٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ۔ گواہ شد:- طاہر محمود باجوہ برادر موصیہ گوجرانوالہ

مسل نمبر ۱۹۷۸۶

میں بشریٰ محمود زوجہ طاہر محمود باجوہ قوم جٹ وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر ۳۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوجرانوالہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۷/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

(۱) حق مہر بذمہ خاوند ---- ۵۰۰ روپے

(۲) زیور طلائی ۸½ تولے ---- ۱۲۷۵ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے جیب خرچ ماہوار ملتا ہے۔ تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظوری فرمائی جائے۔

الامتہ :- بشریٰ محمود زوجہ طاہر محمود سٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ

گواہ شد:- طاہر محمود خاوند موصیہ

گواہ شد:- محمد شریف گوجرانوالہ

مسل نمبر ۱۹۷۸۲

میں سلمیٰ باجوہ بنت بشیر احمد باجوہ قوم جٹ باجوہ پیشہ تعلیم عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوجرانوالہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۷/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

زیورات طلائی تین تولے دس ماشے مالیتی -/۵۱۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۳۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظوری فرمائی جائے۔

الامتہ :- بشریٰ محمود زوجہ طاہر محمود سٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ

گواہ شد:- طاہر محمود خاوند موصیہ

گواہ شد:- محمد شریف گوجرانوالہ

ڈرائنگ ماسٹر کی فوری ضرورت

ٹی۔ آئی ہائی سکول ربوہ میں ایک ڈرائنگ ماسٹر کی فوری ضرورت ہے، باقاعدہ ٹرینڈ اور سرٹیفکیٹڈ اساتذہ امیر صاحب یا پریذیڈنٹ صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ ایک ہفتہ کے اندر درخواستیں ارسال کریں۔ تنخواہ حسب گریڈ صدر انجمن احمدیہ دی جائے گی۔ (ہیڈ ماسٹر ٹی۔ آئی ہائی سکول ربوہ)

دو ٹرینڈ اساتذہ کی فوری ضرورت

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے حصہ مڈل میں کام کرنے کے لئے دو ایس وی ٹرینڈ (اور اساتذہ کی فوری ضرورت ہے) نوجوان مخلص دوست امیر صاحب یا پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق سے ایک ہفتہ کے اندر اندر درخواستیں میرے نام بھیجدیں۔ تنخواہ حسب گریڈ صدر انجمن دی جائے گی"۔

(حبیب الرحمٰن ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱- میری والدہ محترمہ کچھ عرصہ سے شدید بیمار ہیں۔ نیز میں بھی کچھ پریشانیوں میں مبتلا ہوں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

محمد لطیف ابن میاں علاء الدین صاحب جھنگ صدر

۲- میری والدہ صاحبہ عرصہ تین سال سے پیٹ میں درد اور اعصابی تکالیف سے بیمار ہیں اس وقت ڈھاکہ میں مقیم ہیں ان کی کامل شفایابی اور درازی عمر کے لئے احباب کرام سے درد مندانہ دعا کے لئے درخواست ہے

(محمد عمر بشیر احمد امیر جماعت احمدیہ چنیوٹ)

میرے لڑکے کیپٹن نواز احمد منہاس کا اپریشن ۲۲ نومبر کو سی۔ ایم۔ ایچ لاہور میں ہوا تھا۔ اپریشن توقع سے بڑھکر کامیاب ہوا۔ دوستوں اور بزرگوں سے گزارش ہے کہ وہ عزیز کی مکمل صحت کے لئے درد دل سے دعا جاری رکھیں نیز یہ عاجز بعض دیگر پریشانیوں میں بھی مبتلا ہے۔ ان کے ازالہ کے لئے بھی احباب دعا فرمائیں۔ (محمد اکرم منہاس)

گم شدہ لڑکا

عزیزم محمد حنیف ولد چوہدری فضل احمد صاحب عمر ۱۲ سال رنگ پکا۔ جسم دبلا۔ تعلیم پرائمری پاس۔ تہمد اور قمیص میں ملبوس اپنے گھر چاہ احمدیاں ضلع ملتان سے لاپتہ ہو گیا ہے۔ کسی دوست کو ملے تو برائے کرم اطلاع دیں اور عزیزم اگر خود پڑھے تو فوراً خود اپنے گھر پہنچے۔ اس کے والدین از حد پریشان ہیں۔ (عبد الغفور نثار معلم وقف جدید از پنڈ بیگووال ضلع راولپنڈی)

رہونگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظوری فرمائی جائے۔

الامتہ :- بشریٰ محمود زوجہ طاہر محمود سٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ

گواہ شد:- طاہر محمود خاوند موصیہ

گواہ شد:- محمد شریف گوجرانوالہ

اطفال کا امتحان

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ربوہ کے اطفال حضور اقدس کے ارشاد گرامی کی تعمیل میں سورہ بقرہ کی ابتدائی ستر آیات ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حفظ کر رہے ہیں تمام منتظمین بھی اس کی کوشش میں ہیں کہ ان کے حلقہ کے تمام اطفال دوسرے حلقہ سے سبقت لے جائیں پروگرام کے مطابق مورخہ ۵ فتح بروز جمعۃ المبارک بعد نماز فجر تمام محلہ کی مساجد میں مقامی انتظام کے تحت اطفال سے مذکورہ آیات سن کر امتحان لیا جائے گا

۲ اطفال کوشش کریں کہ وہ اس امتحان میں کامیاب ہو کر حضور کی دعاؤں کے مستحق بنیں اور سعادت حاصل کریں۔

ناظم اطفال

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ فوری توجہ فرمائیں

خدام الاحمدیہ کے نئے سال ۷۰-۶۹ کے بجٹ مرکز کو ارسال کرنے کی آخری تاریخ ۳۱ اگست تھی۔ مگر ابھی تک متعدد ایسی مجالس ہیں جنہوں نے اس کام کی طرف بہت کم توجہ دی ہے۔ قائدین خدام الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ اپنی اپنی مجلس کا جائزہ لیں اور اگر بجٹ مرکز کو ارسال نہیں کیا تو فوری طور پر بجٹ مرکز کو ارسال کریں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اعلانات دار القضاء

۱۔ مکرم ماسٹر برکت علی صاحب مرحوم کے مندرجہ ذیل ورثاء (۱) نذیر احمد صاحب (۲) منیر احمد صاحب (۳) بشیر احمد صاحب (۴) خورشید احمد صاحب (۵) ثریا اختر بیگم صاحبہ (۶) رضیہ سلطانہ بیگم صاحبہ دختران (۷) نواب بی بی صاحبہ بیوہ ماسٹر برکت علی صاحب مرحوم نے درخواست دی ہے کہ ماسٹر برکت علی صاحب مرحوم بتاریخ ۶/۶۴ ۸ کو وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم کے نام قطعہ نمبر ۳/۷ رقبہ دو کنال واقع محلہ دار الرحمت ربوہ الاٹ ہے ہم اس کے جائز وارث ہیں۔

لہذا استدعا ہے کہ مذکورہ پلاٹ میں سے دس مرلہ زمین رضیہ سلطانہ بیگم صاحبہ دختر ماسٹر صاحب مرحوم کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(۲)۔ ملک صلاح الدین صاحب ولد ملک امام الدین صاحب مرحوم سمبڑیال ضلع سیالکوٹ نے درخواست دی ہے کہ مکرم ملک امام الدین صاحب بتاریخ ۱۱/۶۹ ۴ وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم کا ایک مکان قطعہ ۹/۱۱ دار الصدر ربوہ میں واقع ہے یہ مکان دو کنال پر مشتمل ہے۔ اس مکان کا نصف میرا اور نصف میرے والد مکرم امام الدین صاحب کا ہے میرے علاوہ والد صاحب مرحوم کے مندرجہ ذیل وارث ہیں (۱) ملک جلال الدین صاحب (۲) امۃ الحفیظ صاحبہ (۳) شمیم اختر صاحبہ (۴) ذکریا خانم صاحبہ (۵) شکریا خانم صاحبہ (۶) صبیحہ خانم صاحبہ۔

لہذا استدعا ہے والد صاحب مرحوم کے حصہ مکان کی تقسیم حسب شریعت کی جائے۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو پندرہ یوم تک اطلاع دی جائے

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

مسجد احمدیہ مانگٹ اونچہ ضلع گوجرانوالہ کے لئے لاؤڈ سپیکر کا عطیہ!

محترمہ حسین بی بی صاحبہ بیوہ چوہدری محمد نواز صاحب مرحوم نے اپنی گرہ سے مبلغ ایک ہزار روپے خرچ کر کے مسجد احمدیہ مانگٹ اونچے میں لاؤڈ سپیکر نصب کروایا ہے۔ جس سے اذان درس اور دیگر تربیتی امور میں کافی سہولت ہو گئی ہے احباب محترمہ موصوفہ کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے موصوفہ اور موصوفہ کے دونوں فرزندوں کو اپنے فضلوں سے نوازے اور اس صدقہ جاریہ کا انہیں اجر عظیم عطا فرمائے آمین (افضل خان پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مانگٹ اونچہ)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

کتاب
اسلام کا اقتصادی نظام
جس میں سوشلزم کیپٹل ازم اور اسلامی نظام کا مقابلہ کر کے اسلامی نظام کی فوقیت ظاہر کی گئی ہے کارڈ آنے پر مفت۔ پتہ صاف لکھیں
محمود احمد قمر ایڈووکیٹ سمن آباد۔ لائل پور

18

ہماری عید

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"ہمارے ذمہ بہت بڑا کام ہے اور ہم نے تمام غیر ممالک میں مساجد بنانی ہیں یہاں تک کہ دنیا کے چپہ چپہ سے اللہ اکبر کی آواز آنے لگ جائے اور تمام غیر ممالک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل ہو جائیں"

"ہماری سب سے بڑی عید اس وقت ہو گی جب اسلام دنیا کے کنارہ کنارہ تک پھیل جائے گا۔ اور دنیا کے کونہ کونہ سے اللہ اکبر کی آوازیں اٹھنا شروع ہو جائیں گی۔"

پس ہماری جماعت کے تمام مردوں۔ عورتوں اور بچوں کو چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ کے نام کو اکناف عالم میں بلند کرنے اور حضرت اقدس رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کو روشن اور منور کرنے کے لئے ممالک بیرون پاکستان میں تعمیر ہونے والی مساجد کے لئے چندہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تاکہ ہماری زندگیوں میں ہمیں حقیقی عید حاصل ہو جائے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو توفیق بخشے

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

اپنے آقا کی آواز پر لبیک

تبلیغ اسلام کے لئے مکرم قربان حسین شاہ صاحب نبی سے ۳۲۱/ روپے کا وعدہ تحریک جدید سال نو اپنے مقدس امام ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور پیش کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"حضور انور کی جانب سے تحریک جدید کے نئے سال کے اعلان کی خبر بذریعہ الفضل ملی ہے الحمد للہ کہ زندگی میں پھر ایک نئے سال کے لئے اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے خدمت دین کے لئے توفیق پا رہا ہوں۔"

اکناف عالم میں اشاعت اسلام کے لئے مالی قربانیاں پیش کرنے کا اعلان ہو چکا ہے جماعت کے مرد و زن بچہ بوڑھا غرض ہر فرد کا فرض ہے کہ وہ اپنے آقا کی آواز پر جلد از جلد لبیک کہہ کر سعادتِ دارین حاصل کرے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

عید کی خوشی کو دوبالا کریں

عید خوشی کا موقعہ ہے بچے اس روز خاص طور پر خوش ہوتے ہیں اور خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ بچوں کو چاہیئے کہ اپنی عید کی خوشی کو اس طرح دوبالا کریں کہ عید سے پہلے پہلے سورہ بقرہ کی ابتدائی ستر آیات زبانی یاد کریں۔ اپنے پیارے امام کے ارشاد کی تعمیل سے یقیناً ان کو عید خوشیوں بھری عید ثابت ہو گی۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

میری ہمشیرہ قمر اسلام بنت چوہدری محمد اشرف صاحب کاہلوں مرحوم (صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) مورخہ ۱۳ نومبر بروز جمعرات رات ساڑھے نو بجے اپنے سسرال ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں وفات پا گئی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ بہت نیک مہمان نواز۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں نمازوں کے علاوہ نوافل بھی کثرت سے ادا کرتی تھیں۔ ابھی پونے دو سال شادی کو ہوئے تھے کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے بلاوا آ گیا۔ اپنے پیچھے ۲۵ دن کا بچہ چھوڑا ہے احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اس کے بچے پر اپنی رحمت کا سایہ رکھے۔ آمین ہماری والدہ صاحبہ کے لئے یہ صدمہ ناقابل برداشت ہے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں اور ہم سب کو اس صدمہ عظیم کے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (مبشر احمد کاہلوں چک ۳۰/۷-۱۱ ضلع ساہیوال)

فاؤنٹین پن کے لئے چائنا سٹار انک ربوہ کے ہر جنرل مرچنٹ سے مل سکتی ہے

سکنڈے نیویا میں تبلیغ و اشاعت اسلام کے سلسلہ میں احمدیہ مشن کی مساعی

کالجوں، کلبوں، اور مختلف سوسائٹیوں میں اسلام پر احمدی مبلغین کے کامیاب لیکچر

طلباء اور اساتذہ کے متعدد وفود کی مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن میں آمد

(محترم سید مسعود احمد صاحب مبلغ سکنڈے نیویا مقیم کوپن ہیگن)

رپورٹ سکنڈے نیویا مشن (یکم تا ۱۴ نومبر ۱۹۶۹ء)

۱۔ رمضان المبارک میں اوقات الصلوٰۃ والصوم کا چارٹ تیار کیا گیا اور Duplication کے ذریعہ اس کی کاپیاں کر کے ڈنمارک کے مسلمانوں میں تقسیم کیا گیا۔ یہاں پہلا روزہ ۱۲ نومبر کو ہوا اور توقع ہے کہ عید الفطر انشاء اللہ ۱۲ دسمبر کو ہوگی اسبارہ میں کوپن ہیگن Observatory سے فون پر بات کی گئی ان کی رائے میں ۱۱ دسمبر کو رویت ہلال ممکن ہے اس سے پہلے نہیں۔

۲۔ مشن ہاؤس میں جمعہ کی شام کو دو اجلاس ہوئے اس میں مختلف اسلامی مواضیع پر تقاریر ہوئیں۔ اور حاضرین کے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ احمدی اور بعض غیر احمدی اور غیر مسلم شریک ہوتے رہے

(۳) نماز جمعہ پڑھائی گئی خطبات میں قرآن کریم کی بعض آیات کی تفسیر احمدیہ نقطہ نگاہ سے بیان کی گئی۔ ہر جمعہ حاضرین کے لئے افطاری کا انتظام کیا گیا۔

پاکستانی احمدی نوجوانوں کے لئے اتوار کے روز دو علمی اور تربیتی اجلاس اردو زبان میں کئے گئے۔

۴۔ معمولہ تفسیر کا درس بعد نماز عشاء دیا جاتا ہے۔

(۵) سورۃ البقرہ کی ابتدائی ۱۷ آیات حفظ کرنے کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا ارشاد ممبران جماعت کو بتایا گیا اور تاکید کی گئی

(۶) مولوی بشیر احمد صاحب شمس گوٹن برگ کی جماعت کی تربیت کا کام ایک ماہ تک کرنے کے بعد واپس کوپن ہیگن آئے اور یہاں سے ہیمبرگ چلے گئے۔ شمس صاحب سے آئندہ کام کے متعلق مشورہ کیا گیا اور سابقہ کام کی رپورٹ لے کر مرکز کو بھجوائی گئی۔

(۷) کوپن ہیگن کے مضافات HERLEV سے ایک سکول کے طلباء کا گروپ اپنے ٹیچر کے ساتھ ۴ نومبر کو مسجد دیکھنے آیا ان کو اسلام کے متعلق معلومات مہیا کی گئی اور بنیادی اصولوں سے باخبر کیا گیا نیز لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اور طالب علموں کے سوالات کے جواب دیئے گئے۔

(۸) برادرم عبدالسلام میڈسن نے تین کالجوں اور کلبوں میں اسلام کے متعلق تقاریر کیں اور حاضرین کے سوالات کے جوابات دیئے۔

(۹) برادر محمود ارکسن نے دو تقاریر اسلام کے متعلق کیں ایک میوزیم میں اور ایک سٹوڈنٹ سوسائٹی میں نیز ایک فلم بھی دکھائی گئی رسالہ "الخیر اسلام" کی تیاری اور طباعت مکمل کی

(۱۰) Sonderborg سکول کے طلباء کا ایک گروپ اپنے استاد کے ساتھ مسجد دیکھنے آیا انہیں اسلام کے متعلق ابتدائی معلومات مہیا کی گئیں اور لٹریچر دیا گیا۔

والی ٹیچرز کالج کے طلباء کے ایک گروپ نے خواہش کی تھی کہ انہیں اسلام کے متعلق معلومات مہیا کی جائیں چنانچہ ۱۵ نومبر کو مشن ہاؤس آئے اور اسلام کے متعلق ۴۵ منٹ تک تقریر کی گئی بعد میں کافی دیر تک طلباء سوال کرتے رہے جن کے جواب دیئے گئے۔ نیز لٹریچر پڑھنے کے لئے دیا گیا۔

(۱۲) بہت سے لوگ مسجد دیکھنے اور اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرنے انفرادی طور پر آتے رہے۔ جن کو علاوہ زبانی معلومات بہم پہنچانے کے لٹریچر بھی دیا گیا۔

(۱۳) بہت سے افراد لائبریریوں اور ادارہ جات کو سلسلہ کا لٹریچر بذریعہ ڈاک بھجوایا گیا

(۱۴) دو افراد کو عربی زبان کی تعلیم دی گئی۔

(۱۵) خاکسار کی اہلیہ روزانہ بہن طیبہ کو قرآن شریف ناظرہ پڑھاتی رہیں۔ اور مہمانوں کی تواضع میں حصہ لیتی رہیں۔

۲۹ رمضان المبارک سے پہلے تحریک جدید کا چندہ سو فی صدی ادا کرنے والے افراد کے ناموں کی اشاعت

چونکہ جماعتی طور پر چندہ وصول کرنے کی اطلاع مرکز کو کچھ عرصہ بعد میسر آتی ہے اس لئے ۲۹ رمضان المبارک سے پہلے سو فی صدی چندہ ادا کرنے والے مجاہدین کے اسماء مرکز کی طرف سے الفضل میں شائع کرائے جائیں تو کچھ افراد کے نام اشاعت سے رہ جاتے ہیں۔ سو اس سال عہدیداران جماعت سے بالخصوص سیکرٹریان تحریک جدید سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ مقامی طور پر ۲۹ رمضان المبارک کے معاً بعد ایک جامع فہرست تیار کریں جس میں ان کی جماعت کے جملہ مجاہدین جو اپنا چندہ سال رواں سو فی صدی ادا کر چکے ہوں مذکور ہوں اور ایسی فہرست دفتر ھذا کو اولین فرصت میں ارسال فرما دی جائے امسال انشاء اللہ مقامی عہدیداران کی تیار کردہ فہرستیں اشاعت پذیر ہوں گی۔

۲۹۔ رمضان المبارک سے پہلے جو فہرستیں قسط وار دفتر ہذا میں موصول ہوں گی۔ وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کے لئے انشاء اللہ پیش کر دی جائیں گی۔ لیکن ان کی اشاعت الفضل میں نہیں کی جائے گی۔ الفضل میں وہی فہرستیں شائع ہوں گی جو ۲۹ رمضان المبارک کے معاً بعد جامع صورت پر مرکز کو مہیا کی جائیں گی۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

فدیہ رمضان اور خدمتِ درویشاں

جن دوستوں پر شرعی لحاظ سے فدیہ فرض ہے یا جو روزوں کی توفیق پانے کے لئے فدیہ دینا چاہتے ہیں یا جو روزے رکھنے کے ساتھ مزید حصول ثواب کی خاطر فدیہ بھی دینا چاہتے ہیں ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنے فدیوں کی رقوم نظارت خدمت درویشاں میں بھجوا کر ممنون فرمادیں (الف) ان رقوم بذریعہ منی آرڈر بھجوائی جائیں تاکہ رمضان ختم ہونے سے قبل پہنچ جاویں (ناظر خدمت درویشاں)

قافلہ قادیان میں جانے والے احباب متوجہ ہوں

جن احباب کا نام قافلہ قادیان میں منتخب ہو چکا ہے انہیں تین عدد ویزا فارم بھجوائے جا رہے ہیں اور انہیں فارموں پر جو جگہ جہاں کہ سرخ نشان سے نشان لگا دیا گیا ہے دستخط یا نشان انگوٹھا لگانا ہے۔ اگر پاسپورٹ یا پاسپورٹ فارم پر دستخط اردو یا انگریزی میں کئے ہوں تو ان فارموں پر بھی اسی کے عین مطابق اردو یا انگریزی میں ہی دستخط کئے جائیں اور فارم فوراً بلا توقف واپس بھجوا دیئے جائیں تاکہ ان کی خانہ پری کی جا سکے۔ کوئی دوست فارم خود پُر کرنے کی سعی نہ فرمائیں۔

ربوہ کے احباب دفتر خدمت درویشاں میں خود تشریف لا کر دستخط کر جاویں۔

(ناظر خدمتِ درویشاں)

درخواست دُعا

میں لمبے عرصہ سے انتڑیوں میں زخم اور پیپ پڑ جانے کی وجہ سے بیمار ہوں عنقریب میو ہسپتال لاہور میں اپریشن ہوگا جو بہت پیچیدہ اور نازک نوعیت کا ہے بزرگان سلسلہ و احباب جماعت کی خدمت میں دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اپریشن کو کامیاب کرے اور مجھے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار علیم الدین ابن منشی محمد الدین صاحب
بلاک نمبر ۱۹ سرگودھا۔